21170 ـ صرف فرضی نمازوں پر ہی اقتفاء کرنا چاہتا ہے اور نفلی نماز ادا نہیں کرنا چاہتا

سوال

کیا اگر میں صرف فرضی نمازیں ہی ادا کروں اور غیر فرضی چھوڑ دوں تو مجھے کوئی گناہ ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نوافل کی ادائیگی عظیم امور میں سے ہے جو بندے کے لیے اللہ تعالی کی محبت کو واجب کرتی ہے، اور اس کی بنا پر جنت اور رحمت واجب ہو جاتی ہے، بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کا فرمان ہے: جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہوں، اور میری فرض کردہ میں سے مجھے محبوب اشیاء کے ساتھ میرا تقرب حاصل کرتا ہے، میرا بندہ جب نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرنے لگوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بنا جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اسکی ٹانگ بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6502).

لہذا مسلمان کو چاہیے کہ وہ بلند ہمت اور قوی العزم ہو، کسی کم تر پر راضی نہ ہو، بلکہ دینی امور میں اسے اکمل اور افضل اشیاء تلاش کرنی چاہیے جس طرح وہ دنیاوی معاملات میں کرتا ہے.

اور اسکے ساتھ جب مسلمان شخص صرف فرضی نماز پر ہی اکتفاء کرے تو اس میں کمی واقع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ گنہگار ہوتا ہے، اگرچہ علماء کرام کے ہاں سنت کو مستقل طور پر ترک کرنا قابل مذمت امر ہے، حتی کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جس نے وتر ترک کیا وہ برا آدمی ہے اس کی گواہی قبول نہیں کرنی چاہیے.

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حتی کہ قریب آ گیا تو وہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا تھا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا، تو اس شخص نے کہا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی ہیں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، لیکن یہ کہ تم نفلی نماز ادا کرو

راوی کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکاۃ کے متعلق بھی کہا تو وہ کہنے لگا: کیا میرے ذمہ اس کے علاوہ بھی ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، لیکن یہ کہ تم نفلی زکاۃ دو.

راوی کہتے ہیں: وہ شخص یہ کہتا ہوا واپس پلٹا کہ اللہ کی قسم میں نہ تو اس سے زیادہ کرونگا اور نہ ہی اس میں کچھ کمی کرونگا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے صدق اختیار کیا تو یہ کامیاب ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (46) صحیح مسلم حدیث نمبر (11).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

احتمال ہے کہ: نفلی نماز ادا نہ کرنا چاہتا ہو، اس کے ساتھ کہ وہ فرائض میں کچھ کمی نہ کرے، تو بلاشك یہ شخص کامیاب ہے، اگرچہ اس کا مستقل طور پر سنت ترک کرنا قابل مذمت ہے، اور اس طرح اس کی گواہی بھی رد ہو گی، لیکن یہ ہے کہ وہ گنہگار نہیں بلکہ نجات یافتہ ہے. واللہ اعلم.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (1 / 121).

میرے بھائی اللہ آپ پر رحم کرے آپ کو علم ہونا چاہیے کہ نوافل بہت زیادہ اجروثواب کے باعث ہیں، اور ان کی ادائیگی میں عظیم فضل ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روز قیامت بندے کے اعمال میں سے اس کی نماز کا حساب ہو گا، اگر تو اس کی نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب اور نجات حاصل کرلے گان اور اگر اس کی نماز ہی درست نہ ہوئی تو وہ خائب و خاسر ہے، اور اگر اس کی فرائض میں کچھ کمی و کوتاہی ہوئی تو اللہ عزوجل فرمائے گا: دیکھو میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے ؟

تو اس نفلی نماز سے اس فرائض کی کمی کو پورا کیا جائےگا، پھر سارے اعمال اسی طرح ہونگے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (413) سنن ابو داود حدیث نمبر (864) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت ادا کیں اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کیا جاتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (728).

اللہ تعالی آپ کو بلند امور کی توفیق عطا فرمائے اور اعمال صالح اور اچھی بات کرنے میں آپ کی معاونت فرمائے.

واللہ اعلم .